REGD No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

139

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

۲۷ جمادی الثانی ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱ آنہ

یوم جمعہ

جلد ۴۵/۱۰ | ۱۰ تبلیغ ۱۳۳۵ ہش ۱۰ فروری ۱۹۵۶ء | نمبر ۳۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۹ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— اخبار احمدیہ —

ربوہ ۹ فروری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو بے خوابی کی تکلیف بدستور ہے۔ احباب آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

کراچی سے اطلاع مظہر ہے کہ سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کو چھیمر درمیان میں درد اور گھبراہٹ میں کسی قدر اضافہ ہو گیا تھا۔ لیکن دوسرے دن اس میں تخفیف ہو گئی۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے بھی دعائیں جاری رکھیں۔

— کراچی ۹ فروری۔ اقوام متحدہ کے محکمہ اطلاعات کے انڈر سکرٹری نے کل ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ ان مراکز کے ذریعہ ۵۰ سے زائد زبانوں میں اہم معلومات بہم پہنچائی جاتی ہیں۔

اداره اقوام متحدہ اپنے وعدہ کے مطابق کشمیر میں فوراً آزادانہ رائے شماری کرانے کا انتظام کرے

مسٹر ہیمرشولڈ کے ورود بھارت کے موقعہ پر مقبوضہ کشمیر کی دو سیاسی پارٹیوں کا مطالبہ

سرینگر ۹ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کی ڈیموکریٹک یونین اور کسان مزدور کانفرنس نے اقوام متحدہ کے جنرل سکرٹری سے ایک یادداشت کے ذریعے ریاست میں آزادانہ رائے شماری کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔ دونوں پارٹیوں نے اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ کے ورود بھارت کے موقعہ پر انہیں ایک یادداشت ارسال کی ہے۔ جس میں مقبوضہ کشمیر کی موجودہ حالت کا تذکرہ کرتے ہوئے ان سے مندرجہ بالا مطالبہ کیا گیا ہے۔ یادداشت میں بتایا گیا ہے۔ کہ موجودہ بخشی حکومت کے تمام مخالفین جیل میں بند ہیں۔ عوام کے بنیادی حقوق اور شہری آزادی کو سلب کر لیا گیا ہے۔ تمام اہم عہدوں پر کمیونسٹوں کا قبضہ ہے۔ اور ریاست میں آزادانہ رائے شماری کے ذکر کو بھی غداری کے مترادف سمجھا جاتا ہے۔

یادداشت میں کشمیر کے بارے میں اقوام متحدہ کی اہم ذمہ داری کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اور مطالبہ کیا گیا ہے کہ اقوام متحدہ کشمیر کے سلسلہ میں اپنے وعدوں کو پورا کرتے ہوئے فوراً آزادانہ رائے شماری کرانے کا انتظام کرے۔

امریکی غبارے روسی حدود میں داخل نہیں ہوں گے

واشنگٹن ۹ فروری معلوم ہوا ہے کہ امریکہ نے روس کے احتجاج پر اظہار معذرت کرتے ہوئے آئندہ کے لئے یہ وعدہ کیا ہے۔ کہ اسکے تحقیقاتی غبارے روس کی حدود میں پرواز نہیں کرینگے۔ اسی طرح مغربی جرمنی اور ترکی کی حدود سے اڑنے والے غبارے بھی روسی حدود میں داخل نہیں ہوا کرینگے۔

اردو کو علاقائی زبان تسلیم کرنے کے خلاف ستیہ گرہ کرنے کا فیصلہ

دہلی ۹ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ دہلی کی جن سنگھ پارٹی نے زبان اردو کو تسلیم کرنے کے خلاف ستیہ گرہ کرنے کی دھمکی دی ہے۔ پارٹی نے اپنی سالانہ کانفرنس میں یہ فیصلہ کیا کہ اگر حکومت نے زبان اردو کو دہلی کی علاقائی زبان تسلیم کرنے کا فیصلہ بحال رکھا تو جن سنگھ کے کارکن ستیہ گرہ شروع کر دیں گے۔ سردست جن سنگھ نے حکومت کو اس فیصلہ کو بدلنے کے لئے چھ ہفتے کی مہلت دی ہے

بمبئی میں سات ہزار سے زیادہ افراد گرفتار ہو چکے ہیں

بمبئی ۹ فروری۔ بمبئی شہر کو مرکز کے ماتحت کرنے کے فیصلے کے خلاف وہاں پر گزشتہ دنوں جو فسادات ہوئے تھے۔ ان کے سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ پولیس اب تک سات ہزار سے زیادہ اشخاص کو گرفتار کر چکی ہے۔

عالمی ادارہ خوراک و زراعت کے ماہرین لاہور میں

لاہور ۹ فروری۔ عالمی ادارہ خوراک و زراعت کے ماہرین نے کل صوبائی محکمہ زراعت کے سیکرٹریوں اور لاہور کارپوریشن کے حکام سے ملاقاتیں کیں۔ اور پیداوار میں اضافہ کرنے کے سلسلہ میں عالمی ادارہ کی تحقیقات کے نتیجہ سے آگاہ کیا۔

پاکستان اور اٹلی کے درمیان تجارتی معاہدہ

کراچی ۹ فروری۔ کل پاکستان اور اٹلی کے درمیان ایک تجارتی معاہدے پر دستخط ہو گئے۔ اس معاہدے کے تحت روئی پٹ سن اور اس کا سامان۔ ہڈیاں۔ کھیلوں کا سامان اور خشک مچھلی پاکستان اٹلی کے لئے مہیا کرے گا اسکے عوض اٹلی سے مصنوعی ریشم کا دھاگہ رنگ اور ربڑ کے ٹائر اور لوہے اور فولاد کا سامان حاصل کیا جائے گا۔ یہ معاہدہ یکم جنوری ۱۹۵۶ء سے نافذ العمل سمجھا جائے گا۔ معاہدے میں دونوں ملکوں کے درمیان زیادہ سے زیادہ اقتصادی تعاون کا وعدہ کیا گیا ہے۔

بھارت کو دس ہزار ٹن گندم بطور قرض دی گئی ہے

لاہور ۹ فروری ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ گزشتہ دنوں ملتان اور منٹگمری کے اضلاع سے جو دس ہزار ٹن گندم بھارت بھیجی گئی تھی۔ وہ اظہار خیر سگالی کے طور پر بطور قرض دی گئی ہے۔ بھارت نے ۴

۴ وعدہ کیا ہے۔ کہ جونہی اس کی غذائی حالت بہتر ہو گی۔ وہ گندم واپس کر دے گا۔

آج کا دن

— ۹ فروری ۱۹۵۶ء —

آج کے دن ۱۹۴۹ء میں خوراک و زراعت کے عالمی محکمہ کے صدر پاکستان کی غذائی صورت حالات کا جائزہ لینے کے لئے کراچی پہنچے تھے۔

آج کے دن ۱۹۵۰ء میں زبان اردو کے نامور ادیب سر عبدالقادر کا انتقال ہوا تھا۔

آج کے دن ۱۹۵۱ء میں پاکستان میں پہلی مرتبہ مردم شماری کا آغاز ہوا تھا۔

آج کے دن ۱۹۵۰ء میں پاکستان اور امریکہ کے درمیان ایک معاہدے پر دستخط ہوئے تھے۔ جس کی رو سے امریکہ نے پاکستان کو چھ لاکھ ڈالر کی فنی امداد دینے کا وعدہ کیا تھا۔

آج کے دن ۱۹۴۳ء میں روسیوں نے دوسری جنگ عظیم کے دوران بلغراد پر دوبارہ قبضہ کیا تھا۔

طلوع و غروب آفتاب

لاہور ۹ فروری۔ آج صبح چھ بجکر ۹۴ منٹ پر سورج طلوع ہوا۔ اور ۵ بجکر ۴۶ منٹ پر غروب ہوگا۔

محکمہ موسمیات کے اندازہ کے مطابق آج مطلع صاف رہے گا۔ اور درجۂ حرارت میں اور اضافہ ہو جائے گا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۰ر فروری سنہ ۵۶ء

توہین

ایک پاگل بھارتی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام کی جو توہین کی تھی۔ مسلمانانِ عالم کے دل اس سے سخت رنجیدہ تھے۔ ایک مسلمان سب کچھ برداشت کر سکتا ہے۔ مگر اپنے آقا کی توہین کسی طرح برداشت نہیں کر سکتا۔ یہ جذبہ اتنا نازک ہے۔ کہ ایک نام کا مسلمان بھی جو خواہ دینی فرائض سے کتنا ہی غافل ہو چکا ہو۔ ایسی بات سننے ہی آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔

چنانچہ جب یہ خبر پھیلی۔ تو اسلامی دنیا میں ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک آگ لگ گئی۔ بھارت کی حکومت نے بروقت نوٹس لیا۔ جس سے مسلمانوں کے دل کا جوش ٹھنڈا ہونے کو ہی تھا۔ کہ امریکی ہفت روزہ ٹائیمز نے از سرِ نو چرکہ لگایا۔ اور زخم پر نمک چھڑک دیا۔ جس نے مسلمانوں کے اس فطری جذبہ کی ہنسی اڑانے کی کوشش کی ہے۔

ظاہر ہے۔ کہ اس سے زخم کا تازہ ہو جانا ضروری تھا۔ رنج اور بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔ جب یہ خیال کیا جائے۔ کہ امریکہ نہ صرف پاکستان ایسے اسلامی ممالک کا دوست بنتا ہے، بلکہ پہلے بھی امریکی اخباری دنیا جب رسالہ "لائف" نے اسلام کی توہین کی تھی۔ اس کا تجربہ رکھتی تھی۔ کہ مسلمانوں کی اس طرح کی دلآزاری خطرناک ہے۔

دنیا اس وقت روس اور امریکہ کی رقابت کی وجہ سے نہایت خطرناک دور سے گذر رہی ہے۔ جبکہ دونوں اپنا اپنا رسوخ بڑھانے کی دوڑ میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ کتنی حیرت ہے۔ "ٹائیمز" جیسا عالمی سیاست سے باخبر ہفت روزہ اپنے ملک کے عزائم سے ناواقف ہو۔ اور ایسی حرکت کا مرتکب ہو۔ جس سے اسے معلوم ہونا چاہیئے تھا۔ کہ اسلامی دنیا کا تلملا اٹھنا یقینی ہے۔

اسلامی اصولوں پر دیانتدارانہ اور مہذب طریق سے تنقید ایک الگ بات ہے۔ اور ہر انسان کا حق ہے کہ وہ اپنی عقل اور سمجھ کے مطابق ہر چیز کے حسن و قبح کی جانچ پڑتال کرے۔ مگر کسی مذہب کے پیشوا پر پھبتی کسنا پرلے درجہ کی غیر ذمہ داری ہی نہیں بلکہ فطری دنائت کے مترادف ہے۔ اسلامی ممالک ... ے دوستانہ اور خوشگوار تعلقات کو بھی چھوڑیئے۔ اگر امریکہ دل سے دنیا میں امن کا خواہشمند ہے۔ تو اس کی حکومت کے لئے اپنے ملک میں خاص کر مذاہب کے پیشواؤں کے عزت و توقیر کے جذبہ کو نشوونما نہایت ضروری ہے۔ اور اسے لازم ہے۔ کہ وہ ایسی حرکت پر فوری انسدادی کارروائی کرے۔ آزادیٔ ضمیر کے یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ دوسرے لوگوں کے دلوں کو اس طرح زخمی کیا جائے۔ ایسی شوخیاں ہی دنیا میں فساد کی جڑ ہوتی ہیں۔ اس لئے اسلام نے مسلمانوں کو یہ تلقین کی ہے۔ کہ دوسروں کے بتوں کو بھی برا نہ کہو۔ کیونکہ وہ الٹا تمہارے خدا کو برا کہیں گے۔ رواداری کا اصول کتنا حسین ہے۔ ایک نام جس کو لوگ عزیز از جان سمجھتے ہیں۔ اس کی توہین سے سوا معاندت کے کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ اگر آج دنیا صرف اسی اصول پر کاربند ہو جائے۔ تو قیامِ امن میں ایک بہت بڑی حد تک کامیابی ہو سکتی ہے۔

اس وقت دنیا ایک بحرانی دور سے گذر رہی ہے۔ اور ہر قوم کے دانشمند دنیا میں قیامِ امن کی تجاویز پر سوچ رہے ہیں۔ یہاں تک کہ امریکہ اور روس اپنے ادعائے امن پسندی میں ایک دوسرے سے بازی لیجانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ روس بھی جو اشتراکیت ایسی تحریک کا علمبردار ہے۔ جس کا منشور ہی جبر و اکراہ کے طریق کار کا حامی ہے۔ آج اپنے اس نظریہ کی عملی تردید کرنے پر تلا ہوا ہے۔ اور دنیا نے اسے مجبور کر دیا ہے۔ کہ وہ اپنی "امن پسندی" کا یقین دلائے۔ چنانچہ وہ اپنے نظریہ جبر و اکراہ کو پس پشت ڈال کر امن کمیٹیاں قائم کر رہا ہے۔ اور ان ملکوں میں اپنے وفود بھیج رہا ہے۔ جن کے متعلق خیال تھا۔ کہ وہ قیامت تک اس سے رشتۂ خیرسگالی قائم نہیں کریگا۔

اس نئے منصوبہ کو خواہ ہم دکھاوا ہی خیال کریں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ روس نے ہر طریق ایسا اختیار کیا ہے۔ جس سے وہ دنیا کو یقین دلا سکے۔ کہ وہ واقعی امن چاہتا ہے۔ چنانچہ اس نے جو امن کمیٹی بنائی ہے۔ حال ہی میں اس کمیٹی میں مختلف اقوام کے درمیان ثقافتی رشتہ میں حتی الامکان توسیع کے مسئلہ پر غور کیا گیا ہے۔ اس میں ایک فیصلہ یہ کیا گیا ہے۔ کہ ۱۹۵۶ء کے دوران روس کے عوام بیرونی ممالک کی متعدد شخصیتوں کی وسیع پیمانے پر برسیاں منائیں گے۔ ان شخصیتوں میں چند مندرجہ ذیل ہیں:۔

قدیم ہندوستان کے شاعر کالیداس۔

جاپانی فنکار ٹوجو لاڈا کی برسی۔

امریکی سائنسدان بنجمن فرینکلن کا یوم پیدائش۔

فرانسیسی ماہر طبعیات پیری کیوری کی پچاسویں برسی۔

آئرلینڈ کے مصنف برنارڈ شا کا صد سالہ یوم پیدائش وغیرہ وغیرہ۔

اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ روس دنیا میں امن کے قیام کے لئے اس امر کی اہمیت سمجھنے لگا ہے۔ کہ دوسرے ملکوں سے ثقافتی رشتہ مضبوط کرنے کے لئے ان شخصیتوں کی عزت و توقیر کی جائے۔ جن کی وہ ملک عزت و توقیر کرتے ہیں۔ اور مختلف اقوام اور گروہوں میں رشتۂ محبت استوار کرنے کے لئے ایک دوسرے کی واجب التعظیم شخصیتوں کو سراہا جائے۔ اور ان کی تحقیر و توہین سے اجتناب کیا جائے۔ جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے۔ یہ اصول مذاہب میں اسلام نے پیش کیا ہے۔ اسی اسلامی اصول کی بناء پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تمام مذہبی فرقوں کو مختلف اوقات میں اس بات کی طرف دعوت دی۔ کہ آؤ ہم سب مذاہب کے پیراؤں کی عزت و توقیر کا عہد کریں۔ اور ان کی توہین و تو قیر سے اجتناب اختیار کریں۔

آپ نے وضاحت فرمائی۔ کہ دراصل تمام متداول مذاہب کے پیشوا اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھے۔ اور انہوں نے اپنے اپنے وقت کے مطابق صحیح تعلیم دی ہے۔ بعد میں لوگوں نے اپنے خیالات ملا کر دینوں کی صورت بگاڑ دی ہے۔ اس لئے تمام ادیان کے پیشوا واجب التعظیم ہیں۔ آپ نے بار بار آریوں اور عیسائیوں کی توجہ ہی صرف اس طرف نہیں دلائی۔ بلکہ عملاً تمام مذاہب کے پیشواؤں کو قرآن کریم کی آیات کے مطابق حسن ظنی کی بناء پر اصولاً فرستادۂ خدا تسلیم کر لیا۔ کہ ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر۔ اور لقد بعثنا فی کل امۃ رسولاً۔

یعنی کوئی قوم نہیں۔ جس میں ہم نے نذیر نہ بھیجا ہو۔ اور کہ ہم نے تحقیق ہر قوم میں رسول مبعوث کیا ہے۔ چنانچہ ہندوؤں کے پیشواؤں رامؑ۔ کرشنؑ۔ اور گوتم بدھؑ پارسیوں کے پیشوا زرتشتؑ اور چینی کنفیوشسؑ کو فرستادۂ خدا مان لیا۔ ظاہر ہے۔ کہ حضور کا یہ عملی اقدام اس بارے میں کتنا مؤثر اور کتنا صحیح ہے۔ کیونکہ جب ہم تمام ادیان کے پیشواؤں کو اللہ تعالیٰ کا فرستادہ تسلیم کر لیں۔ تو پھر ان کی ذرا سی توہین کا امکان بھی ختم ہو جاتا ہے۔

اس اصول کی مزید عملی توسیع کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت احمدیہ کے موجودہ امام نے "یوم پیشوایانِ مذاہب" منانے کا دستور مقرر فرمایا۔ اور ایک مدت سے جہاں جہاں احمدیہ جماعتیں موجود ہیں۔ یہ عظیم یوم منایا جاتا ہے۔ اور ہر ایک مذہب کے علماء کو دعوت دی جاتی ہے۔ کہ وہ جلسہ میں شامل ہو کر اپنے اپنے مذہبی پیشوا کی سوانح حیات اور اس کی تعلیم کے متعلق تقریریں کریں۔ چنانچہ نہ صرف ہندوستان بلکہ یورپ۔ افریقہ۔ اور امریکہ میں بھی ایسے جلسے ہر سال کامیابی کے ساتھ منعقد کئے جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی حد تک اسی ایک عملی اقدام سے ایسا لٹریچر موجود ہو گیا ہے۔ کہ غیر مسلموں کی زبان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف اور آپ کی تعلیم کی خوبیوں پر مشتمل کافی حوالے مل سکتے ہیں۔

شروع میں جس تلخ واقعہ کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ اس کے متعلق لاہور میں علمائے کرام اور کئی دوسرے مقامات پر پُر زور احتجاج کیا گیا ہے۔ اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ حکومت امریکہ کی توجہ اس طرف دلائے۔ اور "ٹائیمز" نے جو حرکت کی ہے۔ اس کا انسداد کرے۔ ہم سو فیصد اس احتجاج میں علمائے کرام کے ساتھ شامل ہو کر اس مطالبہ میں ان کے ہمنوا ہیں۔ اس کے ساتھ ہم علمائے کرام سے تعمیری اقدام کے بھی خواہشمند ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ وہ اس اسلامی اصولِ رواداری کو کہ تمام پیشوایان مذاہب کی توقیر و عزت محفوظ ہونی چاہیئے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلانے کی کوشش کریں۔ اس کا ایک طریق وہ ہے۔ جو جماعت احمدیہ نے اختیار کیا ہوا ہے۔ کہ "یوم پیشوایانِ مذاہب" ہر سال منایا جائے۔ اس کے علاوہ بھی کئی ذرائع سوچے جا سکتے ہیں۔

اگر ہم دنیا کے تمام مذہبی خیال کے لوگوں کو اسلام کے اس اصول کا معتقد بنا لیں۔ تو یقیناً یہ اعلائے کلمۃ الحق کا ایک عظیم الشان کارنامہ قرار پائیگا۔ اور دوسروں کے دلوں میں اسلام کا راستہ صاف کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوگا۔

درخواست دعا: میرے والد محترم بابو عبد الغنی صاحب انبالوی عرصہ دو سال سے بعارضہ کینسر جیک بیمار ہیں۔ اور اب ان کی بیماری نہایت ہی خطرناک صورت اختیار کر چکی ہے۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ عبد السمیع ایم بی بی ایس ڈی پی ایچ رحمان شفاخانہ کراچی ائرپورٹ کراچی ۱۰

۱۶۵

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی افتتاحی تقریر

ہماری آئندہ نسلوں کو یہ عزم کر لینا چاہیئے کہ وہ یکے بعد دیگرے اسلام کی خدمت کرتے چلے جائیں

دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ یورپ اور امریکہ کے لوگوں کے دل جلد سے جلد اسلام کی طرف مائل کر دے

— فرمودہ ۲۶ دسمبر ۱۹۵۵ء بمقام ربوہ —

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۶ دسمبر ۱۹۵۵ء کو جلسہ سالانہ کے مبارک اجتماع میں جو افتتاحی تقریر فرمائی تھی اس کا خلاصہ اگرچہ ادارۂ الفضل کی طرف سے ۳۱ دسمبر کی اشاعت میں شائع کیا جا چکا ہے۔ مگر اب اس تقریر کا مکمل متن صیغہ زود نویسی کی طرف سے اپنی ذمہ داری پر شائع کیا جا رہا ہے۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تقریر کے مسودہ کو ملاحظہ نہیں فرمایا۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل

تقریر نویس۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اب میں اس سال کے

جلسہ کا افتتاح

کرتا ہوں۔ کتنا عظیم الشان فرق ۱۲ مہینے میں پڑا ہے۔ بارہ مہینے پہلے میں بالکل تندرست تھا۔ مگر اسکے بعد میں ایک سخت بیماری میں مبتلا ہوا جس کے اثرات اب تک باقی ہیں۔ اس بیماری کا جو ظاہری جسمانی حصہ پر اثر تھا اس میں تو کمی ہے۔ ہاتھ پیر ہلاتا ہوں چل لیتا ہوں۔ لیکن ابھی کئی قسم کے اثرات باقی ہیں مثلاً نظر بہت کم کام کرتی ہے۔ گو ڈاکٹر کہتے ہیں کہ موتیا بند نہیں ہے لیکن کوئی اعصابی مرض ہے۔ تھوڑا سا بھی پڑھوں تو سر چکرا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے سارا دن گھبراہٹ میں گزرتا ہے۔ جب تک میری بیوی مجھے ڈاک وغیرہ سناتی رہی یا قرآن شریف کے نوٹ لکھتی رہی طبیعت ٹھیک رہتی ہے۔ بہرحال یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ کئی ڈاکٹروں نے حتیٰ کہ یورپین ڈاکٹروں نے بھی جو دین کے اتنے قائل نہیں کہا کہ آپ کی

صحت معجزانہ ہے

حالانکہ وہ دین کے قائل نہیں ہیں۔ مگر ان کے منہ سے بھی ایسا فقرہ نکل گیا۔ چنانچہ مجھے یاد ہے جرمنی میں ایک ڈاکٹر مجھے دیکھ کر کہنے لگا کہ

Your care was miraculous.

اسی طرح یہاں کے بھی کئی ڈاکٹروں نے کہا کہ یہ ایک معجزانہ بات تھی۔ اب اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس معجزہ کو کامل کر دے۔ اور وہ جو اب تک میرے دماغ پر بوجھ ہے اس کو دور کر دے۔ بعض دفعہ خدا تعالیٰ کا فضل ایسا ہوتا ہے۔ کہ یہ بوجھ بالکل دور ہو جاتا ہے۔ کل ہی کی بات ہے۔ نماز مغرب اور عشاء میں نے گھر میں جمع کر کے پڑھیں اس سے پہلے میری طبیعت میں بڑی تشویش سی تھی اور سر چکراتا تھا۔ مگر سلام پھیر کر میں کھڑا ہوا تو مجھے یوں معلوم ہوا۔ کہ میں بالکل تندرست ہوں۔ اور ساری تکلیف اور کوفت دور ہو گئی۔ تو اللہ تعالیٰ چاہے تو ایک اشارہ کے ساتھ اس کو شفا دے سکتا ہے۔ اور پھر مجھے خدمت دین کی توفیق دے سکتا ہے۔

بہرحال جہاں تک

سلسلہ کی ضرورتوں کا سوال

ہے۔ یہ تو اگر خدا تعالیٰ نے توفیق بخشی۔ تو کل تقریر میں بیان کروں گا۔ اس وقت دوستوں کو اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ میں پہلے بھی ایک خطبہ میں بیان کر چکا ہوں۔ میری بیماری زیادہ تر اعصابی رہ گئی ہے۔ جہاں تک اصل بیماری کا سوال تھا۔ ڈاکٹروں کا یہی خیال ہے کہ وہ جا چکی ہے۔ صرف اعصابی تکلیف باقی ہے چنانچہ سوئٹزرلینڈ کا

ایک مشہور ڈاکٹر

جسے بوسٹن میڈیکل کالج امریکہ والے بھی جو وہاں کا بڑا بھاری کالج ہے تقریر کے لئے بلایا کرتے ہیں۔ اور جس کے متعلق ہمارے دوستوں نے بھی وہاں سے مشورہ کر کے تار کے ذریعہ ہمیں لکھا تھا کہ اسے ضرور دکھاؤ۔ اس کا یہ فقرہ تھا کہ اب یہ بیماری آپ کے اختیار میں ہے آپ زور لگائیں اور بھول جائیں۔ میں نے کہا۔ میں بھولوں کس طرح اس کا بھی علاج بتا دے کہنے لگا۔ اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ آپ کی صحت

بیماری کے حملہ سے پہلے

بہت اچھی تھی اب یکدم اس چیز میں جو [illegible] ہے، وہ آپ کو بہت محسوس ہوتی ہے۔ اور آپ اس کو بھلا نہیں سکتے۔ پھر جب میں اٹھا تو یورپین لوگوں کے طریق کے مطابق میرے سینہ کی طرف اپنا ہاتھ کر کے اور انگلی ہلا کر کہنے لگا۔ کہ میری نصیحت آپ کو یہ ہے کہ

Be optimistic
Be optimistic

اپنی امید مضبوط کرو۔ پھر یہ بیماری جاتی رہے گی۔ وہ کہنے لگا

جہاں تک طبی سوال ہے

میرے نزدیک بیماری چلی گئی ہے۔ لیکن آپ اپنے نفس پر قابو کر کے اسے بھلا دیں کہ آپ کے لئے یہ مشکل ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی صحت پہلے بہت اچھی تھی۔ یکدم جو آپ آ کے ناکارہ ہو گئے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ کیلئے موت قبول کرو

— تا تمہیں دائمی زندگی حاصل ہو —

"جو لوگ اللہ کے لئے کچھ کھوتے ہیں وہ اس سے کہیں زیادہ پا لیتے ہیں مثلاً حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہی دیکھو جو بڑے اس زمانہ کے متمول تھے، زیادہ سے زیادہ آپ کی املاک دو سو روپیہ کی ہوگی یا کچھ زیادہ۔ مگر چونکہ انہوں نے پورے اخلاص سے اپنے اتنے کچھ اندوختہ کو راہِ مولا میں قربان کیا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسکے اجر میں آپ کو قیصر و کسریٰ کے خزائن کا مالک کر دیا۔ سب کچھ کامل ایمان و سچے اخلاص سے ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ہی ہر بات میں اپنا کارساز و مولیٰ جاننا۔ لوجہ اللہ اسکے راہ میں اپنے آپ کی سچی قربانی کرنا اور اپنے اوپر موت وارد کرنا ہی زندہ ہونا ہے۔"

(الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۳ء)

تو جو صدمہ آپ کے دماغ کو پہنچا ہے۔ اس کی وجہ سے آپ بیماری کو بھلا نہیں سکتے مگر کوشش کریں کیونکہ علاج یہی ہے جس دن آپ اپنی طبیعت پر غالب آجائیں گے جہاں تک جسمانی مرض کا سوال ہے۔ وہ ختم ہو جائے گی۔ یہ بہت بڑا فرق ہے۔ جو میری صحت میں واقعہ ہوا۔ کجا بارہ مہینے پہلے کی حالت اور کجا آج کی حالت سوائے اس کے کہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے بعض دفعہ ایک وقت بھی آتا ہے کہ میں اپنے آپ کو بالکل تندرست محسوس کرتا ہوں۔ پچھلے مہینہ میں نومبر کے آخر میں یا دسمبر کے شروع میں پندرہ دن ایسے رہے کہ میں کمرہ میں ٹہلتا تھا۔ آخر ٹہلنا پڑتا ہے۔ کیونکہ گھبراہٹ ہوتی ہے اور یہ بھی غالباً اس

بیماری کے نتیجہ میں

ہے کہ چونکہ پہلے چلنا پھرنا بند ہو گیا تھا۔ طبیعت اندرونی طور پر محسوس کرتی ہے۔ کہ میں چل کے دیکھوں کہ چل سکتا ہوں یا نہیں تو ٹہلتا ہوں اور ٹہلتا چلا جاتا ہوں۔ یہاں تک کہ پیر تھک جاتے ہیں۔ غرض پندرہ دن ایسے رہے کہ میرا دماغ بالکل یوں محسوس کرتا تھا کہ اس پر کوئی بوجھ نہیں اور نماز میں مجھے بھولنا بھی بند ہو گیا تھا۔ شروع شروع میں جب میں کراچی گیا ہوں۔ تب تو یہ حال تھا کہ پاس آدمی بیٹھتے تھے جو بتاتے جاتے تھے کہ اب سجدہ کریں اب سجدہ سے اٹھیں۔ یہاں بھی آکر کچھ بھولا۔ مگر پھر ٹھیک ہو گیا مگر اسکے بعد پھر یہی کیفیت ہوئی جس پر میں نے اپنے ساتھ ایک آدمی کو کھڑا کرنا شروع کیا کہ تم کھڑے ہو جاؤ گے۔ تو مجھے پتہ لگ جائیگا کہ کھڑا ہونا ہے۔ بیٹھ جاؤ گے تو مجھے پتہ لگ جائے گا کہ مجھے بیٹھنا ہے۔ مگر آہستہ آہستہ خدا تعالیٰ نے طبیعت پر ایسا قابو دیدیا کہ بغیر اس کے بیٹھنے یا قطع نظر اس کے کھڑا ہونے کے میں آپ ہی آپ کھڑا ہو جاتا تھا۔ اور رکوع کرتا تھا۔ اور تشہد پڑھتا تھا۔ اسی طرح گھر میں نماز پڑھتا ہوں۔ تو بیوی کو بٹھا لیتا ہوں کہ دیکھتے جانا میں غلطی تو نہیں کرتا مگر کئی دفعہ ایسے وقت بھی آتے ہیں کہ نماز بالکل ٹھیک پڑھتا ہوں اور کوئی بات نہیں بھولتی۔ میں سمجھتا ہوں کہ

یہ محض دعاؤں کا نتیجہ ہے

اور دعاؤں کے ساتھ ہی اس کا تعلق ہے۔ مجھے خدا تعالیٰ نے خواب میں بھی یہی بتایا ہے۔ سو اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس جلسہ کو بابرکت کرے اور آئندہ سینکڑوں جلسوں کے لئے اس سے برکت کا سلسلہ قائم کرے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ مجھ سے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ تین سو سال تک تمہاری جماعت بڑی طاقتور اور مضبوط ہو جائے گی۔ تین سو سال کا عرصہ بڑا لمبا عرصہ ہے۔ یوں تو مومن کو قیامت تک کے لئے عزم کرنا چاہیئے۔ لیکن کم سے کم تین سو سال تک تو ہماری آئندہ نسلوں کو

یہ عزم کرنا چاہیئے

کہ یکے بعد دیگرے ہم سلسلہ کا بوجھ اٹھاتے چلے جائیں گے۔ اور اسلام کی اشاعت میں کوئی کوتاہی نہیں کریں گے۔

اس وقت میں دیکھتا ہوں کہ نئے خاندانوں میں سے تو لوگ وقف کی طرف آرہے ہیں مگر پرانے خاندانوں میں سے کم آرہے ہیں۔ پس سلسلہ کے لئے بھی دعا کرو۔ اور ان لوگوں کے لئے بھی کرو جن کو خدا تعالیٰ نے پہلے احمدیت کی خدمت کی توفیق دی تھی۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے خاندانوں کو بھی اس کی توفیق دیتا رہے قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ بعد میں آنے والے مومن ہمیشہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ یا اللہ ہمیں بھی بخش اور ان کو بھی بخش جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں۔ تو ان لوگوں کا بھی ایک حق ہے۔ کیونکہ ان کے ذریعہ سے ہی ایمان آپ تک پہنچا ہے۔ اس طرح آپ لوگ کوشش کریں کہ خدا تعالیٰ آپ میں ایمان قائم رکھے اور ایسا ایمان قائم رکھے کہ وقف کے ذریعہ سے جماعت کی ترقی کے لئے آپ لوگ ہمیشہ کوشاں رہیں۔

بے شک

بنت
خدمات کے کئی ذرائع ہیں

قومی طور پر تو یہی ذریعہ ہے کہ اپنے ایمان کو مضبوط رکھا جائے۔ جیسے قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سارے لوگ وقف نہیں کر سکتے کچھ لوگ کر سکتے ہیں۔ سارے لوگوں کا وقف یہی ہے کہ تمام لوگ اپنے ایمانوں کو پختہ رکھیں اور اپنی قربانی کو بڑھاتے چلے جائیں اگر سارے لوگ اپنے ایمانوں کو پختہ رکھیں اور قربانی کو بڑھاتے چلے جائیں تو وقف کرنے والے کھائیں گے کہاں سے ان کے کھانے پینے کا بھی سامان ہو سکتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ جماعت کو توفیق دیتا چلا جائے۔ اور ان کے چندے بڑھتے چلے جائیں۔

آخر یہ سلسلہ بڑھے تو ہمیں

دس پندرہ ہزار واقفین چاہئیں

ملک کا معیار زندگی اتنا بڑھتا چلا جاتا ہے کہ جو اچھی دینی یا دنیوی تعلیم والے ہونگے ان کو اپنے ہمسائیوں کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کم سے کم چار پانچ سو روپیہ ماہوار کی ضرورت ہو گی۔ اس کے معنے یہ بنتے ہیں کہ اگر دس ہزار واقفین ہوں تو چالیس پچاس لاکھ روپیہ ماہوار کی آمدن ہونی چاہیئے۔ یعنی چھ کروڑ روپیہ سالانہ۔ تب جا کے اتنے واقفین مل سکتے ہیں۔ جو سلسلہ کی ساری ضرورتوں کو پورا کر سکیں اگر آپ لوگ اپنی نسلوں میں یہ احساس پیدا کریں کہ تم میں سے جو

وقف کرے

دوسرے لوگ اس کی خدمت کیا کریں تو یہ کام بڑی آسانی سے ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اپنے چندے بڑھاؤ اور صرف اپنے ہی نہ بڑھاؤ اپنے دوستوں کے بھی بڑھواؤ۔ اور جو غیر احمدی دوست ہیں ان سے بھی چندے لو۔ ان میں بھی ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جن کے اندر دین کا درد ہے۔

مجھے یاد ہے

میر محمد اسحاق صاحب مرحوم جب بچے تھے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے میر ناصر نواب صاحب مرحوم کو جو ہمارے نانا تھے فرمایا کہ اسحاق کو میرے پاس بھیجا کریں میں اس کو قرآن حدیث پڑھاؤنگا وہ تھے تو اہلحدیث مگر طبیعت بڑی جوشیلی تھی کہنے لگے اسماعیل ڈاکٹری میں پڑھتا ہے اسحاق اگر آپ کے پاس قرآن حدیث پڑھے گا تو اس کا یہ مطلب ہے کہ ہمیشہ میرا ایک بیٹا میرے دوسرے بیٹے کے آگے ہاتھ پھیلائے گا۔ کہ میرے لئے کچھ کھانے کا سامان کرو۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ میر صاحب آپ یہ کیوں کہتے ہیں کہ میرا ایک بیٹا دوسرے بیٹے کے آگے ہاتھ پھیلائے گا۔ آپ یہ کیوں نہیں کہتے کہ میرے اس بیٹے کے طفیل خدا دوسرے بیٹے کو رزق دے گا۔ تو اپنی اولاد کو آپ لوگ یہ احساس پیدا کرائیں کہ جو تم میں سے

واقفِ زندگی

ہو تمہارا فرض ہے کہ اپنی آمدنوں میں سے ایک معقول حصہ اسکی خدمت کے لئے دیا کرو تاکہ اس کی فکر معیشت دور ہو جائے۔ سو ایک طرف جو دنیوی تعلیم حاصل کرنے والے لڑکے ہیں ان کو یہ تعلیم دیں کہ اور جو دوسرے ہیں ان کو دینی تعلیم دلائیں۔

اور

اصل چیز تو یہ ہے

کہ قرآن شریف اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں پڑھ پڑھ کے آپ لوگ خود اپنی تعلیم اتنی مکمل کریں کہ اپنے گھروں میں ہی ہر شخص واقف ہو جائے۔ آخر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جو صحابہؓ تھے۔ وہ کون سے شاہد پاس تھے۔ بس ایک آگ ان کے دلوں میں لگی ہوئی تھی۔ وہ آگ لگ جائے تو سب کام آپ ہی آپ ہو جاتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کو غور سے پڑھتے ہیں۔ سلسلہ کا لٹریچر غور سے پڑھتے ہیں قرآن شریف اور حدیث غور سے پڑھتے ہیں بغیر اسکے کہ ان کو کوئی بڑا علم آتا ہو وہ دنیا کے بڑے سے بڑے عالم پر غالب آجاتے ہیں۔ اور کوئی شخص ان کے سامنے کھڑا نہیں ہو سکتا ـــــ مجھے یاد ہے

خوشی سے اُچھلو

احباب کرام یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب قریب آ رہی ہے۔ اس مبارک تقریب کے موقعہ پر خوشی منانا ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔

آپ کی اس خوشی میں اضافہ کرنے کے لئے اخبار الفضل کا مصلح موعود نمبر شائع کیا جا رہا ہے۔

اس کی خاص نمبر کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کر کے دوسروں کو بھی اس خوشی میں شامل کرنے کا سامان کریں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

لنڈن میں ہمارے ایک مبلغ

ہوتے تھے چودھری ظہور احمد باجوہ۔ وہ آجکل ناظر رشد و اصلاح ہیں ان کے ساتھ بعض دفعہ لوگوں کی گفتگو ہوتی تھی۔ بعض دفعہ انگریزوں کی اور بعض دفعہ جو بڑے بڑے ہوشیار اور جہاندیدہ پیغامی مبلغ وہاں ہیں ان کی۔ جب وہ سوال و جواب آتا۔ تو ہمیشہ ان کا خط پڑھ کر میرا دل کانپتا تھا۔ کہ یہ کوئی غلطی نہ کر بیٹھیں۔ مگر ہمیشہ ہی میں نے دیکھا۔ کہ جب میں ان کا جواب پڑھتا تھا۔ تو دل خوش ہو جاتا تھا۔ وہ ایسا مکمل اور اعلیٰ جواب ہوتا تھا۔ کہ میرا دل مانتا تھا۔ کہ اس شخص کی اللہ تعالیٰ اُس نے مدد کی ہے۔

تو سلسلہ کا لٹریچر پڑھو۔ عام طور پر

سلسلہ کا لٹریچر

چھاپنے والوں کو شکایتیں ہیں۔ کہ لوگ ہم سے کتابیں نہیں لیتے۔ حالانکہ یاد رکھو۔ روٹی نہ لو تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن سلسلہ کی کتابیں لینا اور ان کو پڑھنا بڑی اہم چیز ہے۔ پس ان کتابوں کو پڑھو۔ تاکہ اپنی زندگی میں خود بھی فائدہ اٹھاؤ۔ اور اپنی بعد میں آنے والی نسلوں کو بھی فائدہ پہنچاؤ۔

اب میں دعا کروں گا۔ کہ اللہ تعالیٰ اس

جلسہ کو برکت والا کرے

اور جو باتیں اس میں کہی جائیں۔ وہ سب نیک اور مفید ہوں۔ جو تقریر کرنے والے ہیں۔ ان کو خدا تعالیٰ سے توفیق دے۔ کہ نیک اور صحیح اور اچھی باتیں کہیں۔ اور سننے والے ان تمام نیک اور صحیح اور اچھی باتوں کو اپنے دل میں اس طرح داخل کر لیں۔ کہ پھر وہ وہاں سے نہ نکلیں۔ اور ہمیشہ ہمیش کے لئے ان کے اور ان کی نسلوں کے کام آتی رہیں۔ اور ہمارے نوجوان خصوصاً جو بچے وغیرہ آئے ہیں۔ ان کو خدا تعالیٰ ایسی توفیق دے۔ کہ وہ جب جلسہ سے اٹھیں۔ تو وہ عمر میں تو بچے ہوں۔ لیکن عقل اور ایمان میں بڈھے ہو چکے ہوں۔ تاکہ ان کے ذریعہ ایک نئی ابراہیمی نسل چلے۔ تم میں سے ہر بچہ اگر اپنے دل میں یہ عہد کر لے۔ کہ میں نے ابراہیمؑ بننا ہے۔ میں نے علیؓ بننا ہے۔ میں نے یحییٰ بننا ہے تو پھر وہی کچھ وہ بن جائے گا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام

کوئی نو دس سال کے تھے۔ کہ ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ ان کے والد فوت ہو گئے تھے۔ اور چچا بت بیچا کرتے تھے۔ چچا نے ان کو کمائی کے لئے جو بتوں کی دکان تھی۔ اس میں اپنے بیٹوں کے ساتھ لگا دیا۔ ایک دن بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ ایک بڈھا آدمی جو کوئی اسّی نوّے سال کا تھا آیا اور آکے کہنے لگا۔ کہ مجھے ایک بُت چاہیئے۔ وہ سب بت پرست لوگ تھے۔ انہوں نے کہا کہ پسند کر لو۔ اس نے ایک بت جو نیا بن کے آیا تھا۔ اور جو ذرا خوبصورت بنا ہوا تھا۔ اور جسے انہوں نے بتوں کے اوپر رکھا ہوا تھا پسند کیا۔ چچا زاد بھائیوں نے ابراہیمؑ کو کہا۔ کہ تم ذرا اکڑ کے اتار دو۔ انہوں نے وہ بت اس کو اتار کر دیا۔ تو ان کو

سارا واقعہ یاد آگیا

کہ یہ کب بنا ہے۔ وہ در اصل ایک دن پہلے ہی بن کے آیا تھا۔ جب اس بڈھے نے وہ بت لینا چاہا۔ تو وہ اس کو دیکھ کر ہنس پڑے۔ وہ کہنے لگا۔ بچے تم کیوں ہنستے ہو۔ انہوں نے کہا۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ تم نوّے سال کے ہو۔ اور یہ بت ابھی چند گھنٹے ہوئے بنا ہے۔ تمہیں اس کے آگے سر جھکاتے اور اس کے آگے بیٹھے ہوئے شرم نہیں آئے گی۔ اس کو اتنا غصہ آیا کہ اس نے وہ بت وہیں پھینکا۔ اور کہنے لگا۔ کہ یہ لڑکا بڑا شرارتی ہے۔ اس نے تو مجھے ڈانواں ڈول کر دیا ہے۔ اور یہ کہہ کر وہ واپس چلا گیا۔ بھائیوں نے اپنے باپ کے پاس آکر جو ان کے چچا تھے۔ شکایت کی۔ اور اس نے انہیں خوب مارا۔ کہ تو میری دکان کو نقصان پہنچاتا ہے۔ اس طرح تو دکان تباہ ہو جائیگی۔ مگر دیکھو وہ ابراہیمؑ کتنی برکتوں کا موجب ہُوا۔ کہ آج بھی ہم کہتے ہیں کہ

اللّٰھم صلّ علیٰ محمد و علیٰ آل محمد
کما صلیت علیٰ ابراھیم و علیٰ آل ابراھیم

تو تم میں سے ہر بچہ ابراہیمی نمونہ کی نقل کر سکتا ہے۔ آخر وہ اس وقت نو دس سال کے قریب کے ہی بچے ہوں گے۔ گویا ابراہیمؑ کے دین کی بنیاد اور ابراہیمی برکتوں کی بنیاد نو دس سال کی عمر میں ہی پڑی۔ پس خدا تمہیں بھی ان باتوں کے سننے کے بعد ابراہیمی ایمان بخشے۔

اسی طرح

حضرت علی رضؓ کا واقعہ ہے

وہ بھی گیارہ سال کے تھے۔ جب وہ دین کی تائید کے لئے کھڑے ہوئے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو وحی ہوئی۔ تو آپ نے ایک دعوت کی۔ جس میں مکہ کے تمام بڑے بڑے امراء کو بلایا۔ اور انہیں کھانا کھلایا۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ کہ میں کچھ اپنے دعویٰ کی باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ اس پر سارے اٹھ کر بھاگ گئے۔ یہ دیکھ کر حضرت علی رضؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آئے۔ اور کہنے لگے۔ اے بھائی آپ نے یہ کیا کیا۔ آپ جانتے ہیں کہ یہ بڑے دنیادار لوگ ہیں۔ ان کو پہلے سنانا تھا۔ اور پھر کھانا کھلانا تھا۔ یہ بے ایمان تو کھانا کھا کر بھاگ گئے۔ کیونکہ یہ کھانے کے بھوکے ہیں۔ اگر آپ پہلے باتیں سناتے تو چاہے دو گھنٹے سناتے۔ وہ ضرور بیٹھے رہتے۔ پھر ان کو کھانا کھلاتے چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پھر اسی طرح کیا پھر دوبارہ ان کو بلایا۔ اور ان کی دعوت کی۔ لیکن پہلے کچھ باتیں سنا لیں۔ اور پھر کھانا کھلایا۔ اس کے بعد آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا۔ اے لوگو میں نے تمہیں

خدا کی باتیں سنائی ہیں

کیا کوئی تم میں سے ہے۔ جو میری مدد کرے۔ اور اس کام میں میرا ہاتھ بٹائے۔ مکہ کے سارے بڑے بڑے آدمی بیٹھے رہے۔ صرف حضرت علی رضؓ کھڑے ہوئے۔ اور کہنے لگے۔ اے میرے چچا کے بیٹے میں ہوں۔ میں آپ کی مدد کروں گا۔ آپ نے سمجھا۔ کہ یہ تو بچہ ہے چنانچہ پھر آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو کیا تم میں سے کوئی ہے۔ جو میری مدد کرے پھر سارے بڈھے بڈھے بیٹھے رہے۔ اور وہ گیارہ سال کا بچہ کھڑا ہو گیا۔ اور اس نے کہا۔ میرے چچا کے بیٹے۔ میں جو ہوں۔ میں تیری مدد کروں گا۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سمجھا۔ کہ خدا کے نزدیک جوان یہی گیارہ سالہ بچہ ہے۔ باقی بڈھے سب بچے ہیں۔ چنانچہ آپ نے ان کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ اور پھر وہی علی رضؓ آخر تک آپ کے ساتھ رہے۔ اور پھر آپ کے بعد خلیفہ بھی ہوئے اور انہوں نے دین کی بنیاد ڈالی۔ اسی طرح آپ کی نسل کو بھی اللہ تعالیٰ نے نیک بنایا۔ اور بارہ نسلوں تک برابر ان میں بارہ امام پیدا ہوئے۔

یہ بھی ابراہیمی ایمان تھا

ابراہیمؑ کی نسل میں بھی ان کے ایک بیٹے سے بارہ امام بنے تھے۔ اسی طرح حضرت علی رضؓ سے بھی بارہ امام پیدا ہوئے۔ مگر کتنا افسوس ہے۔ کہ بعض مخلص لوگ فوت ہوتے ہیں۔ تو ان کے بیٹے ہی خراب ہو جاتے ہیں۔ اور بعض کا پوتا خراب ہو جاتا ہے۔ مگر علی رضؓ کے اندر کیسا ابراہیمی ایمان تھا۔ اور ابراہیمؑ کے اندر کیسا ایمان تھا۔ کہ بارہ نسلوں تک برابر ان میں یہ ذمہ داری کا احساس چلتا چلا گیا۔ کہ ہم نے دین کی خدمت کرنی ہے۔ اگر تمہارے بچے بھی یہ ارادہ کر لیں۔ تو پھر کوئی فکر نہیں۔ بڈھوں نے تو آخر مرنا ہے۔ خدا تعالیٰ نے آدمؑ کے زمانہ سے لیکر آج تک ہر ایک کے لئے موت مقرر کی ہوئی ہے۔ مگر جب یہی بچے بڈھے بن جائیں گے۔ تو پھر کوئی فکر نہیں ہوگی۔ کہ دین کا کیا بنے گا۔ یہی نو دس سال کے بچے ایسے طاقتور پہاڑ بنینگے۔ کہ اگر دنیا ان سے ٹکرائیگی۔ تو دنیا کا سر پاش پاش ہو جائیگا۔ مگر یہ اپنے مقام سے نہیں ہٹیں گے۔ اور احمدیت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا کے رہیں گے۔ لیکن یہ سارے کام دعاؤں سے ہو سکتے ہیں۔ ہمارے اختیار میں تو خود اپنا دل بھی نہیں ہوتا۔ لیکن خدا کے اختیار میں ہمارا بھی دل ہے۔ ہماری اولادوں کا بھی دل ہے۔ اور اولادوں کی اولادوں کا بھی دل ہے۔ ہمیں تو دس بارہ نسلیں کہتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ کیونکہ نظر تو یہ آتا ہے۔ کہ بارہ تک پہنچنا بھی ہمارے اختیار میں نہیں۔ اگر یہ دریا کی لہر ہمارے زمانے میں سے گذرے تو خبر نہیں۔ بارہ نسلوں تک پہنچے گی بھی یا نہیں مگر خدا کی یہ طاقت ہے۔ کہ وہ بارہ ہزار نسلوں تک پہنچا دے۔ اس لئے آؤ ہم خدا سے دعا کریں۔ کہ وہ اس جلسہ کو بابرکت کرے۔ اور اللہ تعالیٰ ہماری اولادوں کو

ہزاروں پشتوں تک

دین کا بوجھ اٹھانے کی توفیق دے اور ہمیشہ ان میں ایسے کامل انسان پیدا ہوں۔ جو اللہ تعالیٰ سے براہِ راست تعلق رکھنے والے ہوں۔ اور اس کے دین کی اشاعت کرنے والے ہوں۔ تاکہ احمدیت اور اسلام کا پیغام دنیا میں پھیل جائے۔ اور ہم خدا تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہو جائیں۔ اپنی طاقت سے نہیں۔ اپنی قوت سے نہیں۔ بلکہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے کیونکہ یہ طاقت خدا میں ہے ہم میں نہیں۔ ہمارا دعویٰ کرنا باطل ہے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں۔ کہ اگر ہماری اولاد میں سے کسی کو

خدمتِ دین کی توفیق

ملتی ہے۔ تو ہماری وجہ سے نہیں ملتی۔ خدا کی وجہ سے ملتی ہے۔ ہم میں اس کی توفیق نہیں ہے اگر ہم میں توفیق ہوتی۔ تو ہم اپنی ساری اولادوں کو کیوں نہ ٹھیک کر لیتے۔ اب میں دعا کروں گا۔ مگر اس سے پہلے مختلف مقامات سے دوستوں کی جو تاریں دعا کے لئے آئی ہوں وہ اختر صاحب پڑھ کر سنا دیں گے۔

(اس کے بعد مکرم جناب اختر صاحب نے تاریں پڑھ کر سنائیں)

تاروں کے سنائے جانے کے بعد حضور پھر کھڑے ہوئے اور فرمایا۔

اب میں دعا کروں گا۔ میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ خصوصیت سے قادیان کے لئے قادیان والوں کے لئے اور ہندوستان کی جماعتوں کے لئے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آپ جانتے ہیں کہ چندہ دینے والے لوگ ادھر آگئے ہیں۔ اور وہاں صرف کھانے والے رہ گئے ہیں۔ ان لوگوں کو گذارہ کی بڑی دقتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے اپنے فضل سے

سامان پیدا کرے جس کی یہی صورت ہے کہ وہاں زور تحفے ہماری جماعت کو بڑھا دے اور پھر ہمارے جو دوست قادیان میں ہیں ان کے حوصلے بڑھ جائیں اور وہ تبلیغ کی طرف توجہ کریں۔ اسی طرح سے قادیان کے باہر ہندوستان میں جو جماعتیں ہیں وہ بھی بڑی مشکلات میں ہیں یعنی ان کو کاروباری دقتیں ہیں کیونکہ مسلمان کم ہوگئے ہیں اور مسلمان کا رسوخ بھی کم ہوگیا ہے اسی طرح بعضوں کی تجارتوں کو نقصان پہنچا ہے۔ اور بعضوں کے کارخانوں کو نقصان پہنچا ہے۔ پس دوست ان سب کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سب کی

مشکلات کو دور کرے

اور سب کو اتنی برکتیں بخشے کہ وہ آپ بھی خوش رہیں اور قادیان والوں کی بھی امداد کر سکیں۔ ہندوستان میں چالیس کروڑ کی آبادی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ فضل کرے اور ہمیں ایک کروڑ بھی ان میں سے مل جائے تو قادیان کی آبادی کے لئے یہ بڑا کافی ہوجاتا ہے مگر ہم تو اپنی کمزوری کی وجہ سے ایک کروڑ کہتے ہیں ورنہ اصل میں چالیس میں سے اکتالیس ملنے چاہئیں۔ چالیس تو وہ جو اب ہے اور ایک وہ جو اس وقت تک پیدا ہوجائے گا۔ سو اللہ تعالیٰ فضل کرکے اگر احمدیت اور اسلام کو اس ملک میں پھیلا دے تو یہ جو سیاسی روکیں ہیں یہ آپ ہی آپ دور ہوجاتی ہیں۔ اگر سارے دل اکٹھے ہوجائیں سارا ہندوستان مسلمان ہوجائے تو پاکستان اور ہندوستان کا دل ایک ہوجائے گا۔ آج تو لوگ کہتے ہیں ہندوستان میں یہ تقریر پاکستان کے خلاف ہوئی اور ہندوستان والے کہتے ہیں پاکستان میں یہ تقریر ہندوستان کے خلاف ہوئی۔ لیکن اگر دونوں کے دلوں میں ایمان پیدا ہوجائے اور وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئیں تو ایک دوسرے کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے تیار ہوجائیں گے۔ پس دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اس طرح دلوں کو آپس میں صاف کردے کہ ایک دوسرے کے حق بھی مل جائیں اور پھر

ایمان میں بھی متحد ہوجائیں

اور سارے ہی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم ہوجائیں اور سب ہی ہم کو پیارے ہو جائیں۔ کیونکہ اصل حکومت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت ہندوستان میں قائم ہوجائے تو پاکستان اور ہندوستان کے اختلاف آپ ہی ختم ہوجاتے ہیں کیونکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت میں کوئی باڈر نہیں وہ ساری ایک ہے۔ ہم تو کسی زمانہ میں ایک وطنی تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو فرماتے ہیں کہ میرے مذہب میں کالے گورے کی کوئی تمیز نہیں۔ ایرانی اور رومی اور عرب میں کوئی تمیز نہیں۔ پس اگر خدا تعالیٰ ان سب کو مسلمان بنادے اور خدا تعالیٰ سے یہ کوئی بعید بات نہیں تو یہ سارے جھگڑے ختم ہوجاتے ہیں اور ہمارے دونوں ملک اتحاد اور اتفاق کے ساتھ بہت سی ترقیات حاصل کر سکتے ہیں۔ جو اس اختلاف کے ساتھ نہیں حاصل کر سکتے . . . .

(اس کے بعد حضور نے لمبی دعا فرمائی)

دعا سے فارغ ہونے پر حضور نے پہلے تو یہ اعلان فرمایا کہ میں نماز مسجد مبارک میں پڑھوں گا۔ اور اس کے بعد فرمایا۔

اس دفعہ

ملاقاتیں مختصر کی گئی ہیں

امید ہے کہ دوست اس کی پرواہ نہیں کریں گے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں تو ملاقاتیں ہوا ہی نہیں کرتی تھیں۔ آپ سیر کو جاتے تھے تو دوست دیکھ لیتے تھے اور اگر بعض کو موقعہ ملتا تو مصافحہ بھی کرلیتے تھے تقریریں بھی مختصر ہوتی تھیں۔ حضرت خلیفہ اولؓ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی تقریر تو پندرہ بیس پچیس منٹ ہوتی تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آخری جلسہ کی تقریر مجھے یاد ہے کہ پچاس یا پچپن منٹ کی ہوئی تھی۔ اور ہم بڑی باتیں کرتے تھے کہ آج بڑی لمبی تقریر ہوئی ہے۔ اور جماعت میں بڑا شور پڑا کہ آج حضور نے بڑی تقریر کی ہے۔ اب لوگوں کو چھ چھ گھنٹے سننے کی عادت پڑی ہوئی ہے اب بیس پچیس بائیس منٹ کی تقریر ہو تو بڑے مایوس ہوجاتے ہیں کہ بہت چھوٹی تقریر ہوئی ہے۔ لیکن اصل تقریر تو وہی ہے جس کو آپ

اپنے دل میں رکھ لیں

جو میرے منہ سے نکل کر ہوا میں اڑ جائے وہ کوئی تقریر نہیں چاہے وہ آٹھ گھنٹے کی ہو یا بیس گھنٹے کی ہو۔ اور جو آپ اپنے دل میں رکھ لیں وہ پانچ منٹ کی بھی بڑی ہے۔ سو دعائیں کرتے رہو۔ جلسہ کے ایام میں ذکر الٰہی کرو اور یہ بھی دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ جو مجھے بولنے کی توفیق دے وہ صحت کے ساتھ دے۔

میں نے خدام کے جلسہ میں کہا تھا کہ اب تو مجھے کوئی "زندہ باد" کہتا ہے تو میرا دل گھٹنے لگ جاتا ہے میں کہتا ہوں کہ بیماری میں "زندہ باد" کا کیا فائدہ ہے۔ دوست یہ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ صحت دے اور صحت کے ساتھ اپنی خوشنودی کے مطابق کام کرنے کی توفیق دے اور صحت کے ساتھ اور

خدا تعالیٰ کی خوشنودی

کے ساتھ کام کرنے کی توفیق ملے تو تھوڑے سال بھی بڑے کافی ہوتے ہیں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مدینہ میں صرف آٹھ سال ملے۔ مگر آٹھ سال میں آپ نے سارا عرب فتح کر لیا بیشک ہمارا کام اس لحاظ سے مشکل ہے کہ ہم نے دل فتح کرنے ہیں۔ اور دلوں کو فتح کرنے میں ذرا دیر لگتی ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی دل فتح کرنے میں دیر لگی تھی چنانچہ دیکھ لو جو مکہ والے مسلمان ہوئے وہ تیرہ سالہ تبلیغ کے بعد ہوئے تھے اور وہ بھی تھوڑے سے تھے۔ لیکن فتح مکہ کے بعد لوگ بڑی کثرت سے اسلام میں داخل ہوگئے مگر وہ دس یا پندرہ یا پندرہ ہزار جتنے بھی داخل ہوئے ان ساروں کا ایمان اتنی بھی قیمت نہیں رکھتا تھا۔ جتنا ابوبکرؓ کے ایمان کا ہزارواں حصہ رکھتا تھا۔ سو ہمارا کام مشکل ہے۔ دعائیں کرو کہ اللہ تعالےٰ لوگوں کے دلوں کو کھول دے اس وقت یورپ اور امریکہ کے لوگ۔

اسلام کی طرف مائل ہیں

خدا تعالےٰ سے دعا کرو کہ وہ یورپ اور امریکہ کے لوگوں کے دل جلد سے جلد اسلام کی طرف مائل کرے اور ہم اپنی آنکھوں سے یہ دیکھ لیں کہ وہ ملک جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تردید میں لگے ہوئے ہیں وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج رہے ہیں۔ یہ اگر ہوجائے اور اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے کہ ہمارے ہاتھوں سے ہوجائے اور اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے کہ ہماری زندگیوں میں ہوجائے۔ تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہماری زندگیاں بڑی خوش ہوجاتی ہیں۔ پھر دنیا کی کوئی تکلیف باقی نہیں رہتی۔ کیونکہ پھر ہمیں نظر آجائے گا کہ خدا ہم سے خوش ہوگیا ہے اور اللہ تعالےٰ نے اپنے فعل سے بتادیا ہے کہ وہ غفور الرحیم ہمیں معاف بھی کررہا ہے۔ اور اپنی رحمت کے سامان بھی کررہا ہے۔ پس ان دعاؤں میں لگے رہو۔ اللہ تعالےٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔

تقریر کے آخر میں حضور نے اعلان فرمایا کہ

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب

نے اپنی لڑکی کے نکاح کی تقریب پر کچھ دوستوں کو چائے کے لئے بلایا ہے۔ میں یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ میرا یہ فتوےٰ جماعت میں مشہور ہے کہ رخصتانہ کے موقعہ پر لڑکی والوں کی طرف سے لوگوں کو کھانے کی دعوت نہ دی جایا کرے پس اسلئے کہ لوگوں کو یہ شبہ پیدا نہ ہو میں یہ بتادینا چاہتا ہوں کہ وہ جو فتوےٰ ہے وہ برات کے آنے کے متعلق ہے اور آج برات وغیرہ کا کوئی سوال نہیں۔ آج تو صرف نکاح ہوا ہے بارات نہیں آئی۔ دوسرے چوہدری صاحب خود باہر رہتے ہیں اور وہ اس وقت باہر سے ہی آئے ہیں۔ وہ فتویٰ مقامی لوگوں کے متعلق ہے پس کوئی یہ نہ سمجھے کہ چوہدری صاحب نے اس حکم کی خلاف ورزی کی ہے یہ خلاف ورزی نہیں بلکہ یہ صورت بالکل اور ہے اول تو یہ نکاح ہے۔ دوسرے چونکہ وہ باہر سے آئے ہیں۔ جو دوست ان کے ملنے والے اور ان سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ ان کے متعلق بہرحال دل میں خواہش ہوتی ہے کہ انہیں ایسی تقریب میں خاص طور پر شامل کیا جائے۔ اسلئے ان کا یہ فعل اس فتوےٰ کے خلاف نہیں بلکہ

یہ استثنائی صورت رکھتا ہے

اور اس پر اعتراض نہیں کیا جاسکتا۔ جو فتوےٰ ہے وہ یہ ہے کہ برات آئے تو اس کی دعوت کرکے کھانا کھلانا ایک رسم ہے مگر یہ شادی نہیں نکاح ہے۔ ہمارے ملک میں تو یہ قاعدہ ہے کہ عام طور پر ایسی تقریبوں میں اسی وقت نکاح اور اسی وقت رخصتانہ کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے ہاں احمدیوں میں یہ دستور ہے۔ کہ نکاح الگ ہوجاتا ہے۔ اسلئے یہ چیز ہی الگ ہے۔ جو رسم کے نیچے نہیں آتی۔ کیونکہ جو لوگ رسمیں مانتے ہیں ان کا یہ قاعدہ ہی نہیں کہ وہ نکاح الگ پڑھائیں وہ نکاح اور شادی اکٹھی کرتے ہیں اور پھر رسم کے ساتھ ہی براتیوں کو کھانا کھلانے کا ایک بڑا خرچ انہوں نے نکالا ہوا ہے۔ جس سے ہم نے اپنی جماعت کو منع کیا ہے۔ پس چوہدری صاحب کا جو فعل ہے یہ اس اعتراض کے نیچے نہیں آتا اور نہ اس رسم سے جو خرابی پیدا ہوتی ہے۔ اسکے نیچے آتا ہے۔

درخواستہائے دعا

(۱) میرا چھوٹا بھائی نظم الدین بعارضہ ٹی بی ریفیوجی ہسپتال واہ میں زیر علاج ہے۔ بزرگانِ سلسلہ و درویشان قادیان درخواست ہے کہ خاکسار کے بھائی کی صحت کاملہ کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ حسن الدین دفتر فضل عمر ہوسٹل

(۲) میرا بچہ بعارضہ نزلہ کھانسی بخار بیمار ہے۔ نیز میرے والد ماسٹر محمد علی خانصاحب اشرف بھی بعارضہ پرانی کھانسی اور آنکھوں میں سفید موتیا سے بیمار ہیں۔ احباب دونوں کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ احمد علی شاہ مجید پٹواری چنیوٹ

(۳) خاکسار کے والد میاں کالا خانصاحب عرصہ دراز سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ اور خاکسار کی طبیعت بھی کچھ دنوں سے علیل رہتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ عطا فرمائے آمین (مقبول حسین کارکن جامعۃ المبشرین ربوہ)

(۴) میرے والد ملک خیر دین صاحب درویش قادیان میں بیمار ہیں۔ احباب ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ ملک محمد دین خادم ربوہ

(۵) بندہ ایک مقدمہ کے سلسلہ میں ان دنوں دعاؤں کا خاص محتاج ہے۔ بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے

(لطیف احمد منٹگمری)

برائے توجہ سیکرٹریان مال

بعض سیکرٹریان مال چندہ عام کی رقوم بھیجتے وقت اس کی تفصیل نہیں دیتے۔ بعض غیر موصیوں کے نام تو لکھ دئیے جاتے ہیں۔ مگر ان کے الاٹ شدہ نمبر درج نہیں کئے جاتے اور بعض کے صرف نمبر لکھ دئیے جاتے ہیں مگر نام نہیں لکھے جاتے۔ اسی طرح مستورات کے نام لکھنے کی بجائے صرف اہلیہ فلاں لکھ دیا جاتا ہے اس قسم کی نامکمل تفصیل سے مرسلہ رقوم کا اندراج رجسٹر کھاتہ جات میں نہیں کیا جا سکتا۔ حسابات کی درستی کیلئے ضروری ہے کہ چندہ عام کی رقوم بھیجتے وقت اس کی مکمل اسم وار تفصیل دی جائے اور افراد کے نام کے ساتھ ان کے الاٹ شدہ نمبر بھی لکھے جائیں۔ اگر کوئی غیر موصی دوست یا کسی دوسری جگہ سے تبدیل ہو کر آئے ہوں تو وضاحت کر دی جائے کہ فلاں جگہ سے تبدیل ہو کر آئے ہیں۔ نیز ایک ہی کوپی کی اسم وار تفصیل میں ایک غیر موصی کی رقم الگ الگ نہ لکھی جائے۔ بلکہ تفصیل ایک ہی جگہ لکھی جائے۔ امید ہے احباب رقوم بھیجتے وقت مندرجہ بالا گذارشات کو مدنظر رکھیں گے۔ یاد رہے کہ تفصیل صرف چندہ عام کی درکار ہوتی ہے

(ناظر بیت المال ربوہ)

مرکزی عہدہ داران انصار کا تقرر سال نو میں

عرصہ سے مرکزی عہدہ داران انصار وہی چلے آ رہے تھے جو پہلے سے مقرر تھے اب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے مرکزی عہدہ داران انصار میں تبدیلی منظور فرمائی ہے جو بمفصلہ ذیل ہے :

(۱) نائب صدر — مرزا ناصر احمد (صاحب) بدستور سابق
(۲) قائد عمومی — مولوی ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین
(۳) قائد رشد و اصلاح — مولوی محمد نذیر صاحب فاضل ملتانی۔ پروفیسر جامعہ احمدیہ
(۴) قائد تعلیم — مولوی قمر الدین صاحب فاضل
(۵) قائد تربیت — مرزا منصور احمد صاحب
(۶) قائد مال — چودھری ظہور احمد صاحب
(۷) نائب قائد عمومی — مرزا مبارک احمد صاحب
(۸) نائب قائد تربیت — چوہدری غلام یٰسین صاحب سابق مبلغ امریکہ
(۹) نائب قائد تعلیم — مولوی ظہور حسین صاحب فاضل سابق مبلغ بخارا
(۱۰) نائب قائد مال — چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ

نوٹ: اس کے علاوہ مرکزیہ مجلس انصار اللہ کیلئے مندرجہ ذیل پانچ ممبر بھی منظور ہوئے ہیں۔ جن میں سے اول چہار پہلے سے ہی اس مجلس کے رکن تھے پانچویں رکن کا مزید اضافہ منظور فرمایا ہے۔ جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں

(۱) مکرم و محترم حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب (۲) مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب (۳) مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے (۴) مکرم مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔اے (۵) مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب۔

نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے!

"ربوہ کا پہلا دواخانہ"

★ جسے عوام کی خدمت کا فخر حاصل ہے
★ جہاں نہایت عمدہ اور خالص اجزاء سے تیار کردہ مرکبات دستیاب ہوتے ہیں
★ جسے اپنے مرکبات عوام تک پہنچانے میں آپ کے تعاون کی ضرورت ہے
★ جہاں ہر قسم کے مفردات دستیاب ہوتے ہیں
★ جس کی ادویہ کو استعمال کرنے کی ڈاکٹر اطباء سفارش کرتے ہیں۔

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت مقامی

اس بیقاعدگی کو جلد سے جلد دور فرمائیں

قواعد و ضوابط صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ ۲۰۱ الف کے ماتحت جماعت کا کوئی عہدہ دار مقرر نہیں ہو سکتا جب تک وہ بلحاظ اپنی عمر کے مجلس خدام الاحمدیہ یا انصار کا ممبر ہو اور یہ قاعدہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ کی روشنی میں وضع ہوا تھا جو یکم اگست ۱۹۴۹ء کے الفضل میں شائع ہوا تھا۔

لیکن باوجود مرکز کی طرف سے اس بارہ میں متعدد اعلانات اور تاکید کے پھر بھی دیکھا گیا ہے کہ بہت سی جماعتوں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان نے اپنے اپنے ہاں باوجود بلحاظ عمر۔ ارکان خدام و انصار کے ہوتے ہوئے ان مجالس کو قائم نہیں کیا جس سے ظاہر ہے کہ جہاں ابھی تک یہ مجالس قائم نہیں ہوئیں وہاں جماعتی عہدیدار (امراء۔ پریذیڈنٹ۔ سیکرٹریان وغیرہ) ان مجالس کے ممبر کیونکر متصور ہو سکتے ہیں۔ جس سے صریح محولا بالا قاعدہ کی خلاف ورزی ہو رہی ہے جس کی ذمہ واری جماعتوں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان پر عائد ہوتی ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ منشا ان تنظیموں کے قائم کرنے کا ہرگز نہ تھا کہ جو جماعت چاہے ان تنظیموں کو اپنے ہاں قائم کرے یا نہ کرے اور ان تنظیموں کی مجالس قائم نہ ہونے کی صورت میں بھی عہدہ داران جماعت مقامی ان تنظیموں کے غیر ممبر رہتے ہوئے بھی منتخب ہوتے چلے جائیں

لہذا بذریعہ اعلان ہذا جن جماعتوں میں ابھی تک مجلس انصار اللہ قائم نہیں ہوئیں تاکید کرتا ہوں کہ وہاں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جلد سے جلد اس بے قاعدگی کو دور کریں۔ اپنی جماعت کے ایسے ارکان کو جن کی عمر چالیس یا اس سے زائد ہو اپنی صدارت میں ان کا اجلاس بلائیں۔ اور بلحاظ تعداد ارکان انصار مندرجہ ذیل تشکیل کے مطابق ان میں سے عہدہ داران انصار انتخاب کر کے ان کے اسمائے گرامی بہت جلد برائے منظوری دفتر صدر مرکزیہ مجلس انصار اللہ ربوہ بھجوا دیں۔

لیکن عہدہ داران ایسے انتخاب میں آنے چاہئیں جو ذی اثر اور مخلص ہوں اور تنظیم انصار کو جاری رکھنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ مرکز سے جن زعماء کا تقرر عمل میں لایا جائے گا ان کو ضروری ہدایات فارم اور لائحہ عمل وغیرہ کام جاری کرنے کے لئے بھجوا دیئے جائیں گے۔

عہدیداران انصار کا انتخاب اس تشکیل کے مطابق کیا جائے

(۱) ہر ایسی جماعت جس میں زائد چالیس سالہ عمر تین احمدی ہوں مجلس انصار قائم ہو سکتی ہے ان میں سے کسی ایک کو زعیم منتخب کیا جائے

نوٹ: جس جگہ تین سے کم انصار ہوں وہاں مجلس تو قائم ہو گی البتہ ان ارکان کو مرکز میں نام درج رجسٹر افراد کرانے کے لئے کہہ دیا جائے۔ ان کا نام مرکز میں بطور ممبر درج کر لیا جائے گا وہ مرکز کی براہ راست ہدایات کے مطابق تنظیم انصار کا کام کریں گے۔

(۲) جس جماعت میں تین سے زائد اور دس سے کم افراد انصار ہوں اس مجلس کا ایک زعیم اور ایک سیکرٹری منتخب کیا جائے گا۔

(۳) جن جماعتوں میں دس سے زائد اور بیس سے کم افراد انصار ہوں وہاں پر زعیم کے علاوہ چار مہتمم فن مہتمم عمومی و مہتمم تعلیم و تربیت مہتمم رشد و اصلاح اور مال منتخب کئے جائیں گے اگر چار مہتمم موزوں نہ مل سکیں تو ایک مہتمم کے سپرد دو شعبے کئے جائیں۔ یعنی مہتمم رشد و اصلاح و تعلیم و تربیت۔ مہتمم عمومی و مال۔

(۴) جہاں پر ۲۰ سے زائد ہوں وہاں زعیم اور چار مہتموں کے علاوہ دس دس افراد پر ایک گروپ لیڈر یعنی سائق بھی منتخب کئے جائیں جو اپنے اپنے حلقہ میں زعیم اور مہتموں کے فرائض بجا لانے میں مددگار ہوں۔

(۵) جو بہت بڑی جماعت ہو جس میں ارکین انصار کی تعداد سینکڑوں تک ہو اور دو حلقوں اور محلوں میں رہتے ہوں وہاں پر حلقہ وار مجالس قائم کر کے مذکورہ بالا تشکیل کے ماتحت عہدہ دار انصار منتخب کئے جائیں۔ ان حلقہ جات کی نگرانی کے لئے ایک مقامی مرکزیہ مجلس انصار اللہ قائم کی جائے جس کا ایک زعیم اعلیٰ اور چار شعبوں کے چار مہتمم و علاوہ منتخب کئے جائیں گے۔ لیکن مرکزیہ مجلس انصار اللہ کے عہدہ اور جملہ حلقہ جات کے اراکین انصار یعنی اجلاس عام انتخاب کیا جائیگا۔ انتخاب کے وقت اراکین انصار کی تعداد ایک تہائی سے کم نہ ہونی چاہیئے۔

نوٹ: انتخاب کے متعلق تشکیل کر کے شائع کر دی گئی ہے تا امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کو جلد سے جلد مجالس انصار اللہ قائم کرنے میں آسانی ہو جائے اور مرکز سے معلومات حاصل کرنے میں وقت ضائع نہ ہو۔ مگر کبھی مجالس انصار اللہ کے قیام میں تاخیر ہوئی تو اس کی ذمہ واری امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت مقامی پر ہو گی۔

نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

تریاق اکھرا بچے قبل از وقت ضائع ہو جایا کرتے ہوں تو ضرور استعمال کریں — قیمت فی شیشی ۲/۸/- روپے مکمل کورس ۲۵ روپے — دواخانہ نور الدین جودھا مل بلڈنگ لاہور

مجلس دستور ساز نے پچاس ۵۰ اور دفعات منظور کرلیں

کراچی ۹ فروری - مجلس دستور ساز نے مسودہ آئین کی ۵۰ دفعات منظور کر لی ہیں - اس طرح اب تک منظور شدہ دفعات ۷۰ تک پہنچ گئی ہے - دستور یہ کا اجلاس کل رات سوا بارہ بجے تک جاری رہا -

مجلس دستور ساز نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ ایوان کا اجلاس ۳ بجے بعد دوپہر سے ۷ بجے شب تک جاری رکھا جائے -

آج دستور یہ نے مسودہ آئین کے چار ابواب (چھ سے نو تک) منظور کر لئے ہیں -

مجلس دستور ساز نے رات کے آٹھ بجے تک اس حصہ کی چار دفعات منظور کر لی تھیں - ان میں سے ایک دفعہ ۱۰۲ ہے جو وفاقی اور صوبائی قوانین کے متعلق ہے - اس دفعہ کے تحت پارلیمنٹ صوبائی گورنروں کی رضامندی کے بعد ان علاقوں سے متعلق قوانین وضع کر سکتی ہے اس سلسلہ میں مسٹر ابوالمنصور نے ایک ترمیم پیش کی تھی جو مسترد کر دی گئی -

اس کے بعد دستور یہ نے دفعہ ۱۰۳ کی منظوری دی - یہ دفعہ صوبائی اور وفاقی قوانین کے نفس مضمون کے متعلق ہے - اس دفعہ کے تحت پارلیمنٹ صوبوں کے متعلق صوبائی مشترکہ اور وفاقی امور کے بارے میں قانون بنانے کی مجاز ہے -

وادی کشمیر میں استصواب کرایا گیا تو پوری ریاست پاکستان میں شامل ہو جائیگی

نئی دہلی ۹ فروری - پنڈت پریم ناتھ بزاز کے مقدمے کی سماعت کرنے والے مشاورتی بورڈ کے ایک رکن مسٹر کھوسلہ نے کہا صرف یہی امر پنڈت بزاز کو بھارت کا مخالف ثابت کرنے کے لئے کافی ہے کہ وہ ریاست کشمیر میں آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب کا مطالبہ کرتے ہیں - کیونکہ استصواب کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ کشمیر پاکستان میں شامل ہو جائے گا۔

مشاورتی بورڈ نے گزشتہ نومبر میں صدر کشمیر ڈیموکریٹک یونین پنڈت پریم ناتھ بزاز کے مقدمے کی پرسنل سماعت کی تھی - پنڈت بزاز انتظامی احکامات کے تحت دسمبر ۱۹۵۵ء سے نظر بند ہیں

یاد رہے کہ دسمبر ۱۹۵۵ء میں مشرقی پنجاب ہائی کورٹ کے سرکٹ بنچ نے پنڈت پریم ناتھ بزاز کی ہیبیس کارپس درخواست مسترد کر دی تھی جس کے بعد انہوں نے اپنی فوری رہائی کے لئے بھارتی سپریم کورٹ سے رجوع کیا - لیکن سپریم کورٹ نے بھی ان کی اپیل خارج کر دی - باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ اب وہ سپریم کورٹ سے اپنے سابقہ فیصلہ پر نظر ثانی کی اپیل کریں گے -

اعلان نکاح

میرے بھائی برادرم عزیز شیخ خلیل احمد ولد شیخ نثار علی صاحب احمدی کا نکاح صادقہ بیگم بنت مولوی خلیل الرحمٰن صاحب احمدی سے بعوض ایک ہزار روپیہ مہر پر مورخہ مسجد احمدیہ سول کوارٹرز میں محترم بابو شمس الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور نے مورخہ ۱۹۵۵-۱-۱۹ کو پڑھا - احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے بابرکت کرے آمین

اقبال اختر ۳

وار برٹن روڈ پشاور کینٹ

ہزاروں ہندوستانی پھر لاہور آئیں گے

لاہور ۹ فروری - ہندوستان میں پاکستان کے ہائی کمشنر راجہ غضنفر علی خاں نے ایک ملاقات میں نیشنل ہارس شو کے موقعہ پر کثیر تعداد میں ہندوستانیوں کے لاہور آنے کا قوی امکان ظاہر کیا ہے - آپ نے بتایا حکومت پاکستان نے اس سلسلہ میں خاص ویزے جاری کرنے کی منظوری دیدی ہے - حکومت ہند بھی دو ایک روز میں اس تجویز کو منظور کر لے گی - آپ نے بتایا کہ چھ سات ہزار ویزے جاری کئے جائیں گے نیشنل ہارس شو ۱۹ سے ۲۶ تاریخ تک ہو رہا ہے

مشرقی بنگال کیلئے ڈیزل انجن

کراچی ۹ فروری - مشرقی بنگال کیلئے میٹر گیج کے گیارہ ڈیزل انجن بلجیم سے حاصل کئے گئے ہیں یہ انجن ۱۲ تاریخ کو انٹورپ سے پاکستان بھیج دیئے جائیں گے -

ایم سی سی کے مقابلہ میں پاکستان کی نمایاں کامیابی

برطانوی ٹیم ایک اننگز اور دس رنز سے ہار گئی

ڈھاکہ ۹ فروری پاکستان نے ایم سی سی کے خلاف دوسرا غیر سرکاری ٹیسٹ میچ ایک اننگز اور دس رنز سے جیت لیا ہے - انگلستان کے خلاف ٹیسٹ میچوں میں پاکستان کی یہ تیسری کامیابی ہے اس عظیم کامیابی کا سہرا بھی حسب معمول پاکستان کے عظیم بولروں فضل محمود اور خان محمد کے سر ہے - جن کے سامنے کوئی کھلاڑی جم کر نہ کھیل سکا واضح رہے کہ بارش کی وجہ سے میچ صرف تین دن کھیلا جا سکا

کل میچ کے پانچویں اور آخری دن کھیل ختم ہونے سے تقریباً دو گھنٹے قبل فضل محمود اور خان محمد نے ایک سو پانچ رنز پر ایم سی سی کے سارے کھلاڑی آؤٹ کر کے ایک بار پھر معرکہ "اوول" کی یاد تازہ کر دی ایم سی سی کے خلاف ٹسٹ میچوں میں پاکستان نے پہلی کامیابی کراچی اور دوسری اوول میں حاصل کی تھی - ڈھاکہ ٹسٹ میں خان محمد اور فضل محمود ہر لحاظ سے میچ کے ہیرو کہلائے جانے کے مستحق ہیں - دونوں اننگز میں خان محمد نے ۱۳۹ رنز کے عوض بارہ اور فضل محمود نے ۹۳ رنز کے عوض آٹھ وکٹیں حاصل کر کے نہ صرف بولنگ کے میدان میں اپنی زبردست صلاحیتوں کا لوہا منوا لیا بلکہ اپنے ملک کی شہرت میں بھی چار چاند لگا دیئے ہیں - پھر جب یہ حقیقت پیش نظر رکھی جائے کہ بارش کے سبب ساڑھے دس گھنٹے کا کھیل ضائع ہو چکا تھا - اور مہمان ٹیم کے پاس ایک سے لے کر دس تک تمام اچھے بیٹس مین موجود تھے - تو ان دونوں کے کارنامے کی اہمیت کئی گنا بڑھ جاتی ہے -

کشمیر پولیٹیکل کانفرنس کے صدر اور جنرل سیکرٹری گرفتار کر لئے گئے

نئی دہلی ۹ فروری - کشمیر پولیٹیکل کانفرنس کے قائمقام صدر پنڈت رگھوناتھ ویشنوان اور جنرل سیکرٹری محمد امین نخوی سرینگر میں گرفتار کر لئے گئے ہیں -

بخشی حکومت نے بعض اور افراد کو بھی گرفتار کر لیا ہے - لیکن ابھی تفصیلات موصول نہیں ہوئی ہیں - یکم فروری کو کانفرنس کے مرکزی دفتر نے اعلان کیا کہ سرینگر میں جلسہ عام منعقد ہوگا - جس میں ایک خاص اعلان کیا جائے گا اسکے فوراً بعد کشمیر سکیورٹی ایکٹ کی دفعہ پچاس نافذ کر کے جلسوں جلوسوں پر پابندی عائد کر دی گئی اور دو لیڈروں کو گرفتار کر لیا گیا - لیکن اس کے باوجود لوگ بھاری تعداد میں جلسہ گاہ میں جمع ہونے لگے - جنہیں پولیس اور امن بریگیڈ کے رضاکاروں نے منتشر ہونے کی ہدایت کی - اس پر بھی لوگ جلوس کی صورت میں سرینگر کی گلیوں اور بازاروں میں گشت کرنے لگے - اور انہوں نے بخشی حکومت مردہ باد" اور "محاذ استصواب زندہ باد" کے نعرے لگانے شروع کر دیئے - پولیس نے بہت سے مظاہرین کو گرفتار کر لیا۔

یاد رہے کہ پولیٹیکل کانفرنس کے صدر محی الدین قرا کو گزشتہ سال کے آخر میں گرفتار کیا گیا تھا - سیاسی مبصرین کا خیال ہے کہ یہ گرفتاریاں بعض ڈرامائی تبدیلیوں کا پیش خیمہ ہیں -

دودھ کے استعمال بڑھانے کے اقدامات

لاہور ۹ فروری - عالمی ادارہ خوراک و زراعت نے پاکستان میں دودھ کا استعمال بڑھانے کے لئے ایک منصوبہ پر عملدرآمد شروع کیا ہے اس منصوبہ کے مطابق پاکستان اور ہندوستان کو ایک لاکھ ۵ ہزار پونڈ کا عطیہ دیا جائے گا۔

مقصد زندگی
و
احکام ربانی
اسّی صفحہ کا رسالہ
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

سرمہ رحمت
زنگت میں سبز ہے جو کہ جڑی بوٹیوں کے رس سے تیار کیا جاتا ہے - آنکھ کی ہر مرض پر اس کا استعمال کرنا مفید ہے - نیز آنکھ کے دکھنے پر صرف دو دفعہ کا لگانا ہی کافی ہوتا ہے لگانا ضرور ہے -
قیمت فی تولہ دو روپے چار آنے (۲ روپیہ ۴ آنے)

سفوف رحمت
صرف اعصابی امراض کو رفع کر کے قابل اولاد بناتا ہے - خون صالح اور وافر پیدا کرتا ہے
قیمت ۲۱ روزہ پانچ روپے چار آنے
قیمتیں علاوہ محصول ڈاک درج ہیں
ملنے کا پتہ دواخانہ رحمت ربوہ